روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029

C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 30 جولائی 2001ء 8 جمادی الاول 1422 ہجری- 30 وفا 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 170

مایوسی جائز نہیں

حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا- اللہ تعالیٰ بڑا حیا والا' بڑا کریم اور سخی ہے- جب بندہ اس کے حضور اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتا ہے تو وہ ان کو خالی اور ناکام واپس کرنے سے شرماتا ہے یعنی صدق دل سے مانگی ہوئی دعا کو وہ ردّ نہیں کرتا بلکہ قبول فرماتا ہے-

(ترمذی کتاب الدعوات)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

انسان کو چاہئے کہ مایوس نہ ہووے- گناہوں کا حملہ سخت ہوتا ہے اور اصلاح مشکل نظر آتی ہے مگر گھبرانا نہیں چاہئے- بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو بڑے گناہ گار ہیں- نفس ہم پر غالب ہے- ہم کیونکر نیکوکار ہو سکتے ہیں- ان کو سوچنا چاہئے کہ مومن کبھی ناامید نہیں ہوتا- خداتعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہونے والا شیطان ہے اور کوئی نہیں- مومن کو کبھی بزدل نہیں ہونا چاہئے- گو کیسا ہی گناہ سے مغلوب ہو- پھر بھی خداتعالیٰ نے انسان میں ایک ایسی قدرت رکھی ہے کہ وہ بہرحال گناہ پر غالب آ ہی جاتا ہے- انسان میں گناہ سوز قوت خداتعالیٰ نے رکھی ہے جو اس کی فطرت میں موجود ہے-

دیکھو پانی کو کیسا ہی گرم کیا جائے- ایسا سخت گرم کیا جائے کہ جس چیز پر ڈالیں وہ چیز جل بھی جائے- پھر بھی اگر اس کو آگ پر ڈالو تو وہ آگ کو بجھا دے گا کیونکہ اس میں خداتعالیٰ نے یہ خاصیت رکھ دی ہے کہ وہ آگ کو بجھا دیوے- ایسا ہی انسان کیسا ہی گناہ میں ملوث ہو اور کیسا ہی بدکاری میں غرق ہو پھر بھی اس میں یہ طاقت موجود ہے کہ وہ معاصی کی آگ کو بجھا سکتا ہے- اگر یہ بات انسان میں نہ ہوتی تو پھر وہ مکلف نہ ہوتا بلکہ پیغمبر رسول کا آنا بھی پھر غیر ضروری ہوتا- مگر دراصل فطرت انسانی پاک ہے اور جیسا کہ جسم کے لئے بھوک اور پیاس ہے تو کھانا اور پینا بھی آخر میسر آ جاتا ہے- انسان کے واسطے دم لینے کے واسطے ہوا کی ضرورت ہے تو وہ موجود ہے اور جسم کے لئے جس قدر سامان ضروری ہیں جبکہ وہ سب مہیا کر دیئے جاتے ہیں تو پھر روح کے واسطے جن چیزوں کی ضرورت ہے وہ کیوں مہیا نہ ہوں گی؟ خداتعالیٰ رحیم' غفور اور ستّار ہے اس نے روحانی بچاؤ کے واسطے بھی تمام سامان مہیا کر دیئے ہیں- انسان کو چاہئے کہ روحانی پانی کو تلاش کرے تو وہ اسے ضرور پالے گا- اور روحانی روٹی کو ڈھونڈے تو وہ اسے ضرور دی جائے گی- جیسا کہ ظاہری قانون قدرت ہے ویسا ہی باطن میں بھی قانون قدرت ہے لیکن تلاش شرط ہے جو تلاش کرے گا وہ ضرور پالے گا- خداتعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے میں جو شخص سعی کرے گا- خداتعالیٰ اس سے ضرور راضی ہو جائے گا-

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 422)

محترم شیر محمد صاحب

خادم حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

کو سپرد خاک کر دیا گیا

مکرم شیر محمد صاحب خادم حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ مورخہ 21 جولائی 2001ء کو لندن میں وفات پا گئے- بیت الفضل لندن میں مورخہ 25 جولائی بروز بدھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعد نماز ظہر انکی نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی-

آپ موصی تھے- اس لئے آپ کا جسد خاکی لندن سے ربوہ لایا گیا- جہاں مورخہ 27 جولائی بروز جمعہ بعد نماز مغرب بیت المبارک ربوہ میں محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے جنازہ پڑھایا جس میں احباب کثیر تعداد میں شامل ہوئے اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم راجہ نصیر احمد صاحب نے ہی دعا کروائی-

آپ کی عمر قریباً 64 برس تھی- آپ نے اپنی یادگار اپنی بیوہ محترمہ امۃ القیوم صاحبہ کے علاوہ تین بیٹے مکرم خیر محمد پاشا صاحب، مکرم رشید محمد صاحب، اور صغیر محمد صاحب حال لندن اور چار بیٹیاں محترمہ امۃ النور صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد صاحب شاہد دفتر نظامت جائیداد ربوہ، محترمہ امۃ الصبور صاحبہ اہلیہ ہومیو ڈاکٹر یعقوب احمد ساجد صاحب لاہور اور بشریٰ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم

باقی صفحہ 7 پر

اللہ کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہئے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کبھی ناامید نہ ہو- اللہ کی رحمت سے کوئی ناشکرا انسان ہی ناامید ہوتا ہے ورنہ جس نے اپنے اوپر خداتعالیٰ کے اس قدر نشان دیکھے ہوں جن کو وہ گن بھی نہ سکتا ہو- وہ ایک منٹ کے لئے بھی یہ خیال نہیں کر سکتا- کہ میرا فلاں کام خدا نہیں کرے گا- اور فلاں دعا قبول نہیں ہو گی- خواہ اس کی کیسی ہی خطرناک حالت ہو اور کیسی ہی مشکلات اور مصائب میں گھرا ہوا ہو- پھر بھی وہ یہی سمجھتا اور یہی یقین رکھتا ہے کہ خداتعالیٰ کے ایک ادنیٰ سے ادنیٰ اشارہ سے بھی یہ سب کچھ دور ہو سکتا ہے اور خدا ضرور دور کرے گا اور اگر اسے دعا کرتے کرتے بیس سال بھی گذر جائیں- تو بھی یہی یقین رکھتا ہے کہ میری دعا ضائع نہیں جائے گی- اور اس وقت تک دعا کرنے سے باز نہیں رہتا جب تک کہ خداتعالیٰ ہی منع نہ کر دے کہ اب یہ دعا مت کرو- گو اس کی دعا قبول نہ ہو- لیکن آخرکار خداتعالیٰ کے کلام کا شرف تو حاصل ہو گیا کہ خدا نے فرما دیا کہ اب دعا نہ مانگو- تو

باقی صفحہ 2 پر

سمندر پار چینیوں اور غیر ملکی شہریت رکھنے والے چینیوں کے انسائیکلو پیڈیا میں

جماعت احمدیہ کے معروف عالم مکرم محمد عثمان چاؤ صاحب کا تذکرہ

مرسلہ: رشید احمد ارشد صاحب۔ چینی ڈیسک 'اسلام آباد۔ یو۔ کے

چین کی پیکنگ یونیورسٹی، سمندر پار چینیوں کی یونین، چین کے متعلقہ کالجوں، یونیورسٹیوں اور ریسرچ کے اداروں کے قریباً ایک سو ماہرین علماء کی مشترکہ کوششوں سے ایک انسائیکلوپیڈیا مدوّن کیا گیا ہے جس کا نام ہے "سمندر پار چینیوں اور غیر ملکی شہریت رکھنے والے چینیوں کا انسائیکلوپیڈیا"۔

اس میں جماعت کے معروف و ممتاز عالم مکرم محمد عثمان چاؤ صاحب کا بھی تذکرہ ہے۔ اس تعارفی نوٹ کا اردو ترجمہ ہدیہ قارئین ہے:

جو چنگ شی (Zhou Zhong Xi)

عثمان چو چنگ شی

(Osman Chou Chung sai 1925)

انگلستان کے چینی (احمدی) عالم اور مترجم آپ کا نام باؤ خے (Baohe) اور صفاتی نام چنگ شی ہے۔

آپ چین کے صوبہ آن خوئی کی کاؤنٹی ینگ شاں کے ایک (-) گھرانے میں پیدا ہوئے۔ بچپن سے ہی (دینی) ماحول میں تربیت ہوئی۔ پہلے پرائیویٹ سکول میں تعلیم پائی۔ پھر عیسائی مشن کے مڈل سکول میں پڑھتے رہے۔ اس کے بعد نان چنگ (Nan Jing) سنٹرل یونیورسٹی کے شعبہ سیاسیات میں داخلہ لے کر کچھ عرصہ تعلیم حاصل کی۔

1949ء میں پاکستان پڑھنے کے لئے آئے اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا۔ یہاں آپ نے عربی، اردو، انگریزی اور موازنہ مذاہب کے مضامین پڑھے۔ جامعہ سے فراغت کے بعد آپ نے وہیں رہ کر مشہور مذاہب کے موازنہ کا کام جاری رکھا۔ مثلاً کنفیوشنزم، تاؤازم، بدھ ازم، یہودیت، عیسائیت، ہندوازم اور سکھ ازم وغیرہ۔

آپ نے چین عرب اور چین پاکستان کے درمیان ثقافتی تبادلہ، ترجمہ اور تصنیف کے کام میں پوری طاقتیں صرف کر دیں۔ آپ کا ایمان ہے کہ گو ہر مذہب میں سچائی پائی جاتی ہے۔ تاہم مختلف مذاہب کے درمیان مشترک سچائیاں بھی موجود ہیں لیکن (دین) ایک ایسا مکمل دین ہے جو ہر زمانہ میں قابل عمل ہے۔ اور ساری انسانیت کی دینی ضرورتوں کو بااحسن پورا کر سکتا ہے۔ مشہور مذاہب اور عالمی مسلمانوں کی زندگی پر تحقیق کی غرض سے آپ نے مشرق وسطیٰ کے مسلمان ممالک کے علاوہ سنگاپور، ملائیشیا اور انڈونیشیا کا سفر کیا۔ آخر 1986ء میں انگلستان میں رہائش اختیار کر لی۔ اگرچہ آپ مدت سے چین سے باہر رہ رہے ہیں۔ لیکن پھر بھی آپ کو اپنے چینی ہم وطنوں کی فلاح و بہبود کا خیال رہتا ہے۔ جب بھی چین میں سیلاب آیا اور آپ کے ہم وطنوں کی معمول کی زندگی متاثر ہوئی آپ نے بڑی فراخدلی سے ان کے لئے عطیہ دیا تاکہ ان کی پریشانیاں دور ہوں۔

آپ کے بقول "میں چینی قوم کا ایک فرد ہوں۔ اس لئے مادر وطن کی عزت و وقار اور سلامتی کے لئے ہم وطنوں کی روحانی و اخلاقی ترقی کی خاطر آئندہ بھی ہمیشہ پوری کوشش کرتا رہوں گا"۔

آپ کی تصانیف یہ ہیں:

1- Essence of Islam
(1969 Singapur)

2- Islam among Religions.
(Islam Int. Publications London 1991)

3- حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کا ترجمہ

4-Selected Verses of the Holy Quran کا ترجمہ

5- Holy Quran with Chinese Translation & Commentary.

(الفضل انٹرنیشنل 6 جولائی 2001ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

ہفتہ 4/ اگست 2001ء

12-50 a.m	بیلجیئن پروگرام
1-20 a.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
2-20 a.m	دستاویزی پروگرام
2-55 a.m	مجلس عرفان
3-50 a.m	لجنہ میگزین
4-30 a.m	ایم ٹی اے سپورٹس (بیڈمنٹن)
5-05 a.m	چلڈرنز کارنر واقفین نو پروگرام نمبر 3
6-30 a.m	کہکشاں
6-50 a.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
7-50 a.m	کمپیوٹر سب کے لئے
8-30 a.m	جرمن ملاقات
9-30 a.m	اردو اسباق نمبر 5
10-00 a.m	لقاء مع العرب نمبر 365
11-05 a.m	تلاوت۔ خبریں۔ درس حدیث
12-00 p.m	ایم ٹی اے ماریشس
12-50 p.m	تبرکات: حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر
2-00 p.m	لقاء مع العرب نمبر 365
3-00 p.m	انڈونیشین سروس
4-00 p.m	اردو اسباق نمبر 5
4-30 p.m	چلڈرنز کارنر
5-06 p.m	تلاوت۔ خبریں
5-40 p.m	بنگالی سروس
6-40p.m	جرمن ملاقات
7-40 p.m	کمپیوٹر سب کے لئے
8-20 p.m	کوئز: خطبات امام
8-55 p.m	چلڈرنز کلاس
9-55 p.m	جرمن سروس
11-00 p.m	تلاوت۔ فرانسیسی پروگرام
11-45 p.m	لقاء مع العرب نمبر 365

اتوار 5/ اگست 2001ء

12-50 a.m	عربی پروگرام
1-25 a.m	جرمن ملاقات
2-25 a.m	کمپیوٹر سب کے لئے
3-00 a.m	چلڈرنز کلاس
4-00 a.m	کوئز: خطبات امام
4-35 a.m	اردو اسباق نمبر 5
5-00 a.m	تلاوت۔ خبریں
5-40 a.m	چلڈرنز کارنر: کوئز حفظ اشعار
6-15 a.m	چلڈرنز کارنر
6-30 a.m	درس القرآن (ریکارڈنگ)
8-00 a.m	ہماری کائنات
8-25 a.m	ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات
9-25 a.m	فرانسیسی کلاس
9-50 a.m	اردو کلاس نمبر 235
11-05 a.m	تلاوت۔ خبریں
12-00 p.m	درس القرآن نمبر 5
1-30 p.m	چائنیز پروگرام
1-50 p.m	اردو کلاس نمبر 235
2-55 p.m	انڈونیشین سروس
3-55 p.m	چلڈرنز کلاس
5-00 p.m	تلاوت۔ خبریں
5-35 p.m	بنگالی سروس
6-35 p.m	ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات
8-00 p.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
9-15 p.m	چلڈرنز کارنر
9-30 p.m	فرانسیسی سیکھئے
9-55 p.m	جرمن سروس
11-00 p.m	تلاوت
11-20 p.m	انگلش لینگوئج پروگرام

بقیہ صفحہ 1

جب تک خدا تعالیٰ نہ کہے اس وقت تک دعا کرنے سے نہیں رکنا چاہئے۔ دعا قبول نہ ہو تو بھی انسان کو یہ نہیں چاہئے کہ وہ دعا کرنا چھوڑ دے۔ کیونکہ اگر اب قبول نہیں ہوئی تو پھر سہی پھر سہی دیکھو بعض اوقات جب بچہ ماں باپ سے پیسہ مانگتا ہے تو اسے نہیں بھی ملتا۔ لیکن اس کے بار بار کے اصرار پر مل ہی جاتا ہے اسی طرح انسان کو کرنا چاہئے۔ اگر ایک دفعہ دعا قبول نہ ہو تو دوسری دفعہ سہی۔ دوسری دفعہ نہ سہی تو تیسری دفعہ سہی۔ تیسری دفعہ نہ ہو تو چوتھی دفعہ سہی۔ حتیٰ کہ کبھی تو ہو ہی جائے گی۔ اس لئے مانگنے سے نہیں رکنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے تھے کہ دو قسم کے گداگر ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو دروازے پر آ کر مانگنے کے لئے جب آواز دیتے ہیں تو کچھ لئے بغیر نہیں ٹلتے۔ ان کو نرگدا کہتے ہیں اور دوسرے وہ جو آ کر آواز دیتے ہیں۔ اگر کوئی دینے سے انکار کر دے تو اگلے دروازہ پر چلے جاتے ہیں۔ ان کو خرگدا کہتے ہیں۔ آپ فرماتے کہ انسان کو خدا تعالیٰ کے حضور خرگدا نہیں بننا چاہئے۔ بلکہ نرگدا ہونا چاہئے۔ اور اس وقت تک خدا کی درگاہ سے نہیں ہٹنا چاہئے۔ جب تک کچھ مل نہ چکے۔ اس طرح کرنے سے اگر دعا قبول نہ بھی ہونی ہو تو خدا تعالیٰ کسی اور ذریعہ سے ہی نفع پہنچا دیتا ہے پس دوسرا گر دعا کے قبول کروانے کا یہ ہے کہ انسان نرگدا بنے نہ کہ خرگدا۔ اور سمجھ لے کہ کچھ لے کر ہی ہٹنا ہے خواہ پچاس سال ہی کیوں نہ دعا کرتا رہے یہی یقین رکھے کہ خدا میری دعا ضرور سنے گا۔ یہ خیال بھی اپنے دل میں نہ آنے دے کہ نہیں سنے گا۔ اگرچہ جس کام یا مقصد کے لئے وہ دعا کرتا ہو وہ بظاہر ختم شدہ ہی کیوں نہ نظر آئے۔ پھر بھی دعا کرتا ہی جائے۔

(خطبات محمود جلد نمبر 5 ص 182-183)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مبشر احمد خالد صاحب

تعارف کتب حضرت مسیح موعود
تریاق القلوب

کل صفحات

یہ کتاب روحانی خزائن جلد نمبر 15 کے ص 127 تا 528 کل 402 صفحات پر مشتمل ہے۔

سن تالیف واشاعت

تریاق القلوب کا زمانہ تالیف 1899ء ہے۔ جنوری 1900ء تک بالکل تیار ہو چکی تھی لیکن چونکہ ان دنوں ایک وفد نصیبین جانے والا تھا۔ جس کی وجہ سے اس کتاب کی اشاعت رک گئی پھر اکتوبر 1902ء میں ٹائٹل اور صرف آخری ورق یعنی ص 159 تا ص 160 چھاپ کر اسے شائع کر دیا گیا۔

وجہ تصنیف

بابو الٰہی بخش صاحب اکاؤنٹنٹ جو پہلے حضرت مسیح موعود کے معتقدین میں سے تھے اور بعد میں منحرف ہو گئے تھے ان کے اوہام اور وساوس دور کرنے کے لئے حضور نے رسالہ ضرورۃ الامام لکھا مگر وہ اس کے بعد اپنی اصلاح کرنے کی بجائے جادۂ رشد و ہدایت سے اور بھی دور ہو گئے اور الحکم 2/ اگست 1899ء کے مطابق اس نے اپنے چند ساتھیوں منشی عبدالحق پنشنر اکاؤنٹنٹ خان بہادر فتح علی شاہ صاحب ڈپٹی کلکٹر اور حافظ محمد یوسف صاحب ضلعدار نہر سے مل کر ایک فتنہ کی طرح ڈالی۔ حضرت مسیح موعود نے انہیں دو خط لکھے۔ دوسرا خط 16/ جون 1899ء کو بھیجا۔ اس خط کے جواب میں منشی الٰہی بخش صاحب نے جولائی 1899ء کے پہلے ہفتہ میں حضرت مسیح موعود کو ایک خط لکھا جس میں حضور اور سلسلہ کے خلاف دو ایک پیشگوئیاں بھی درج تھیں اس خوف سے کہ لوگوں پر حق و باطل مشتبہ ہو کر نہ رہ جائیں جولائی 1899ء کے آخر میں آپ نے یہ کتاب تالیف فرمائی۔

نفس مضمون

یہ کتاب منشی الٰہی بخش اکاؤنٹنٹ کی حضرت مسیح موعود اور سلسلہ سے متعلق دو پیشگوئیوں کے جواب پر مشتمل ہے۔

دیگر اہم مضامین

1۔ اس کتاب میں آپ نے ایک فارسی قصیدہ میں مرد کامل کی صفات بیان فرما کر ان آسمانی نشانات کا ذکر فرمایا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کی تائید میں ظاہر فرمائے۔ اور تمام اہل مذاہب کو نشان نمائی میں مقابلہ کی دعوت دی۔ پھر شیطانی اور ربانی الہام میں فرق بیان فرمایا ہے۔

(ص 129 تا 137)

2۔ لیکھرام کی پیشگوئی کا ذکر کر کے چار ہزار مصدقین جنہوں نے اپنے دستخطوں سے اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی تصدیق کی ہے میں سے 297 نام بطور نمونہ درج فرمائے ہیں۔ (ص 172 تا 191)

3۔ ان اہم نشانوں کا مختصراً ذکر فرمایا ہے جو 20/ اگست 1899ء تک ظاہر ہو چکے تھے۔ جن کی کل تعداد 75 ہے۔ (ص 192 تا 486)

4۔ حکومت کو ایک درخواست پیش کی گئی ہے جس میں یہ استدعا کی گئی ہے کہ میرے مخالفین کی معاندانہ کارروائیوں کے سدباب کے لئے یہ تجویز ہے کہ میں ایک سال کے عرصہ میں کوئی انسانی طاقتوں سے بالاتر نشان ظاہر کروں اور اسی طرح ہر ایک قوم کے پیشواؤں کو بھی حکومت کی طرف سے میرے مقابل پر ایسا نشان دکھلانے کی فہمائش کی جائے۔

اس طرح اس جھگڑے کا آسانی سے حل ہو جائے گا۔ کہ حق کس کے ساتھ ہے۔

(ص 487، 500)

5۔ حضور نے خدا سے الہام پا کر ایک انسانی طاقتوں سے بالاتر 1900ء سے 1902ء تک تین سال کے عرصہ میں نشان دکھلانے کی پیشگوئی فرمائی۔

(ص 501 تا 506)

6۔ ضمیمہ نمبر 4 میں بیان کردہ نشان کے ظہور کے لئے ایک دعا اور حضرت عزت سے اپنی نسبت آسمانی فیصلہ کی درخواست۔

(ص 507، 516)

7۔ اس کتاب کے آخر پر ''اشتہار واجب الاظہار'' مرقوم 4/ نومبر 1900ء درج ہے۔ اس اشتہار میں حضور نے اپنی جماعت کا نام ''(۔) فرقہ احمدیہ'' تجویز فرمایا۔

(ص 517 تا 528)

چند تعلیمی وتربیتی اقتباسات

1۔ سلسلہ کے امتیازی نشان

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا:

''وہ بات مانو جس پر عقل اور کانشنس کی گواہی ہے اور خدا کی کتابیں اس پر اتفاق رکھتی ہیں۔ خدا کو ایسے طور سے نہ مانو جس سے خدا کی کتابوں میں پھوٹ پڑ جائے۔ زنا نہ کرو۔ جھوٹ نہ بولو۔ اور بدنظری نہ کرو۔ اور ہر ایک فسق اور فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کی راہوں سے بچو۔ اور نفسانی جوشوں کے مغلوب مت ہو۔ اور پنج وقت نماز ادا کرو کہ انسانی فطرت پر پنج طور پر ہی انقلاب آتے ہیں۔ اور اپنے نبی کریمؐ کے شکرگزار رہو اس پر درود بھیجو۔ کیونکہ وہی ہے کہ جس نے تاریکی کے زمانہ کے بعد نئے سرے خداشناسی کی راہ سکھلائی۔

☆ عام خلق اللہ کی ہمدردی کرو اور اپنے نفسانی جوشوں سے کسی کو مسلمان ہو یا غیر مسلمان تکلیف مت دو۔ نہ زبان سے۔ نہ ہاتھ سے۔ نہ کسی اور طرح سے۔

☆ بہرحال رنج و راحت میں خدا تعالیٰ کے وفادار بندے بنے رہو۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرو۔ بلکہ آگے قدم بڑھاؤ۔

☆ اپنے رسولؐ کی متابعت کرو۔ اور قرآن کی حکومت اپنے سر پر لے لو۔ کہ وہ خدا کا کلام اور تمہارا سچا شفیع ہے۔

☆ (دین) کی ہمدردی اپنی تمام قوتوں سے کرو۔ اور زمین پر خدا کے جلال اور توحید کو پھیلاؤ۔

☆ مجھ سے اس غرض سے بیعت کرو کہ تا تمہیں مجھ سے روحانی تعلق پیدا ہو۔ اور میرے درخت وجود کی ایک شاخ بن جاؤ۔ اور بیعت کے عہد پر موت کے وقت تک قائم رہو۔

یہ وہ میرے سلسلہ کے اصول ہیں جو اس سلسلہ کے لئے امتیازی نشان کی طرح ہیں۔

(ص 525 تا 526)

2۔ سچا مذہب

اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو! اور اے تمام وہ انسانی روحو جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو! میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف (دین حق) ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے۔ اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں۔

(ص 141)

3۔ زندہ نبی

خدا تعالیٰ نے علاوہ ان ہزارہا معجزات کے جو ہمارے سرور و مولیٰ شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن شریف اور احادیث میں اس کثرت سے مذکور ہیں جو اعلیٰ درجہ کے تواتر پر ہیں۔ تازہ بتازہ صد ہا نشان ایسے ظاہر فرمائے ہیں کہ کسی مخالف اور منکر کو ان کے مقابلہ کی طاقت نہیں۔.........

سو ہم اپنے خدائے پاک ذوالجلال کا کیا شکر کریں کہ اس نے اپنے پیارے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور پیروی کی توفیق دے کر اور پھر اس محبت اور پیروی کے روحانی فیضوں سے جو سچی تقویٰ اور سچے آسمانی نشان ہیں۔ کامل حصہ عطا فرما کر ہم پر ثابت کر دیا کہ وہ ہمارا پیارا برگزیدہ نبی فوت نہیں ہوا۔ بلکہ وہ بلند تر آسمان پر اپنے ملیک مقتدر کے دائیں طرف بزرگی اور جلال کے تخت پر بیٹھا ہے۔

(ص 137 تا 139)

4۔ جماعت احمدیہ نام رکھنے میں حکمت

مناسب معلوم ہوا کہ اس فرقہ کا نام...... فرقہ احمدیہ رکھا جائے تا اس نام کو سنتے ہی ہر ایک شخص سمجھ لے کہ یہ فرقہ دنیا میں آشتی اور صلح پھیلانے آیا ہے۔ اور جنگ اور لڑائی سے اس فرقہ کو کچھ سروکار نہیں۔ سو اے دوستو آپ لوگوں کو یہ نام مبارک ہو۔ اور ہر ایک جو امن اور صلح کا طالب ہے۔ یہ فرقہ بشارت دیتا ہے۔ نبیوں کی کتابوں میں پہلے سے اس مبارک فرقہ کی خبر دی گئی ہے۔ اور اس کے ظہور کے لئے بہت سے اشارات ہیں۔ زیادہ کیا لکھا جائے خدا اس نام میں برکت ڈالے۔ خدا ایسا کرے کہ تمام روئے زمین کے (لوگ) اسی مبارک فرقہ میں داخل ہو جائیں تا انسانی خونریزیوں کا زہر بکلی ان کے دلوں سے نکل جائے۔ اور وہ خدا کے ہو جائیں اور خدا ان کا ہو جائے۔ اے قادر و کریم تو ایسا ہی کر۔ آمین

(ص 527-528)

انڈونیشین لوگ ماضی میں کبھی جارحیت کے مرتکب نہیں ہوئے

انڈونیشیا - آزادی اور رواداری کی سرزمین

یہاں اسلام کی پر امن اشاعت تلوار کے الزام کو رد کرتی ہے

مکرم پروفیسر سعود احمد خان

تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ انڈونیشیا کو یہ افتخار حاصل ہے کہ نسل انسانی کے ابتدائی دور میں یہ اس کا مسکن رہا ہے۔ کیونکہ اس سرزمین میں ایسے فوسلز (Fossils) محجر اجسام دریافت ہوئے ہیں جن کی ساخت سے معلوم ہوتا ہے کہ پانچ کروڑ سال پہلے یہاں ایسے جاندار وجود بستے تھے جن کو انسان کی ابتدائی شکل کہا جا سکتا ہے۔ آج سے 35 ہزار سال قبل ایسے سیاہ فام پست قد انسان یہاں آباد تھے جو مقامی باشندوں اور آسٹریلیا سے آئے انسانوں کی کوئی مخلوط نسل تھی اور آٹھ ہزار سال پہلے ملیشیا اور ہندوستانی خون بھی یہاں کے باشندوں میں شامل ہو گیا۔ اتنے پرانے انسانی آبادی کے آثار کے باوجود یہ حیرت کی بات ہے کہ تاریخی دور یہاں اس وقت شروع ہوا جب جزیرہ نما ہندوستان سے ہندومذہب کے ماننے والے یہاں آئے اور اس بات کا عیسوی کیلنڈر کے ساتھ یا چند صدی پہلے وقوع میں آنا تاریخ سے ثابت ہے۔ یعنی دو یا سوا دو ہزار سال قبل جو تاریخ کے قدیم زمانے سے بعد کا زمانہ سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہندوؤں کی آمد سے انڈونیشیا میں تحریری مربوط تاریخی عمل شروع ہوا۔ ہندومذہب کے غلبہ کی داستان مستند ماخذوں کے موجود نہ ہونے کی وجہ سے تاریخ سے زیادہ افسانوی رنگ لئے ہوئے ہے۔ صرف ایک بات قابل تحسین ہے کہ یہاں ہندومذہب کا پرچار بغیر تشدد کے عمل میں آیا۔ شاید یہی وجہ ہے کہ یہاں کے ہندو معاشرہ میں ذات پات کی وہ تقسیم نظر نہیں آتی جو ہندوستان میں صدیوں سے قائم ہے۔ اور جس کے بعض بھیانک مناظر آج بھی کہیں نہ کہیں نظر آجاتے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ ہندوؤں کے آنے سے قبل جاوا میں ایک بادشاہ تھا جو انسانی بچوں کا گوشت بہت شوق سے کھاتا تھا۔ یہ بچے خود اس کی رعایا کے ہوتے تھے۔ آخر وہاں آجی ساکو (Aaji Saku) نام کا ایک ہندو سادھو آیا اور کسی مقامی باشندہ کا مہمان ہوا۔ ایک دن سادھو نے میزبان کو غمگین پایا۔ معلوم ہوا کہ اس دن اس کے بچے کی بادشاہ کے دستر خوان کے بھینٹ چڑھنے کی باری تھی۔ سادھو نے اپنے جادو کے زور پر بچے کا روپ دھار لیا اور بادشاہ کے پاس چلا گیا اور بادشاہ کو ایک کچھوے میں تبدیل کر دیا۔ اس طرح وہاں کے لوگوں کو اس کے ظلم سے بچا لیا۔ لوگوں نے آدم خور ظالم کی بجائے اس سادھو کو اپنا بادشاہ بنا لیا۔ اب ہندومذہب ان جزیروں کی زمین پر چھا گیا اور ملک کو نوسانترا (Nausantra) کہا جانے لگا۔ یہ کہانی ہرگز تاریخی حقیقت نہیں بلکہ اپنے اندر ایک افسانوی رنگ رکھتی ہے۔ اگر اس میں کچھ حقیقت ہے بھی تو بس اتنی کہ کسی ہندو مذہبی شخصیت نے اپنی روحانیت کے اثر سے لوگوں کے دلوں پر ہندومت کا سکہ جما لیا ہو گا۔ بہر حال کہانی سے پتہ چلتا ہے کہ انڈونیشیا کے لوگ مذہب کے بارے میں شروع سے بڑے روادار تھے اور ہر ایک کو مذہبی آزادی حاصل تھی کہ اپنے مذہب کو روحانی اقدار پر پھیلانے کی کوشش کرے۔

بدھ مت کی ترویج

ہمیں نہیں پتہ کہ سادھو آجی ساکو کا انڈونیشیا آنے کا زمانہ کون سا تھا البتہ ہمیں تاریخی روایات سے پتہ چلتا ہے کہ اشوک اعظم نے بھی بدھ کے مبلغین وہاں بدھ مت کو پھیلانے کے لئے بھیجے تھے۔ اگر یہ صحیح ہے تو بدھ مت انڈونیشیا میں حضرت عیسیٰؑ سے قبل آ گیا تھا۔ کیونکہ اشوک کا عہد 273 سے 232 قبل مسیح رہا۔ اس کا مطلب ہے ہندوستانی اثر انڈونیشیا میں عیسوی کلینڈر سے دو تین صدی پہلے کی بات ہے واللہ اعلم۔ لیکن بوڈوبوڈار (Bodobodar) کے مقام پر جو بدھوں کا مندر ہے وہ بہت بعد میں تعمیر ہوا ہے۔ یہ بات یقین سے کہی جا سکتی ہے کہ کسی زمانہ میں بدھ مت یہاں کی غالب اکثریت کا مذہب تھا کیونکہ بوڈوبوڈار کا مندر دنیا میں بدھوں کے عظیم ترین مندروں میں سے ایک ہے۔

اس کے بعد مسلمانوں کی آمد اور اسلام کے غلبہ سے پہلے کئی ہندو اور بدھ بادشاہتیں یہاں قائم ہوتی رہیں۔ اس کا علم اس بات سے ہوتا ہے کہ یہاں بہت سی جگہوں کے نام ہندوانہ ہیں۔ نوسنترا کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ سورن دیپ یا سورن دیو بھی ان جزائر کا نام رہا ہے۔ یہ نام اور بعض انفرادی جزیروں کے نام بھی سنسکرت سے مشتق معلوم ہوتے ہیں۔

ہندومت کا زوال

اسلام کی آمد سے ہندومذہب کے زوال کا زمانہ شروع ہو گیا۔ اسلام کی اشاعت بھی پر امن تبلیغ سے شروع ہوئی اور یہ بھی حقیقت ہے کہ خود مقامی باشندوں کی طرف سے بھی اسلام کو متشدد مخالفت کا سامنا نہ ہوا۔ سوائے ایک سلطنت مجاپاہت (Mujapahat) کے جس نے مسلمانوں کو ان کے دین کی وجہ سے اپنے ظلموں کا نشانہ بنایا۔ اس کے ان ظلموں کے نتیجہ میں آخر کار مسلمان بھی اس سلطنت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے جو اسلام کے جزائر میں آنے سے قبل غالباً سب سے بڑی ہندو سلطنت تھی اور اس کو تہ و بالا کر دیا اور باقی ماندہ ہندوؤں نے بھاگ کر بالی (Bali) کے جزیرہ میں پناہ لی۔ سوائے اس واقعہ کے مسلمانوں نے پھر کبھی ہندوؤں کے خلاف تشدد کا کوئی مظاہرہ نہ کیا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ پندرھویں صدی کا یہ واقعہ جس کے نتیجہ میں مجاپاہت کی سلطنت کا تختہ الٹا گیا

جماعت احمدیہ انڈونیشیا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 19 جون تا 11 جولائی 2000ء انڈونیشیا کا دورہ فرمایا۔ اس موقع پر حضور نے جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے اخلاص کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:

انڈونیشیا کی جماعت اپنے اخلاص میں سب سے آگے ہے۔ انڈونیشیا جیسا خلوص اور پیار اپنے اندر پیدا کرو اور ان جیسا بنو۔

(الفضل 3-اگست 2000ء)

جلسہ سالانہ کے شرکاء

جلسہ سالانہ انڈونیشیا کے اختتامی اجلاس سے 2 جولائی 2000ء کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

جماعت انڈونیشیا کی رپورٹ کے مطابق اس سال جلسہ میں 16 ہزار 199۔افراد شامل ہوئے۔ ان میں مرد کم اور عورتیں اور بچے زیادہ ہیں۔ گزشتہ سال کے جلسہ میں 7 ہزار افراد شامل ہوئے۔ اس سال بہت سے افراد سنگاپور، تھائی لینڈ، آسٹریلیا، فجی وغیرہ ممالک سے بھی آکر شامل ہوئے ہیں۔ ان سب کو ملا کر جلسہ میں شامل ہونے والوں کی کل تعداد 16 ہزار 707 بن جاتی ہے۔

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کی تعداد

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس وقت آپ لوگوں کی تعداد ایک لاکھ تو ضرور ہے۔ اور یہ بھی بعید نہیں کہ یہ تعداد دو لاکھ ہو۔

آئندہ آپ لوگ اس طرف کوشش کریں کہ اگلے 25 سال میں جماعت انڈونیشیا کی تعداد 10 ملین (ایک کروڑ) ہو جائے۔

انڈونیشیا کے کوائف

انڈونیشیا میں احمدی جماعتوں کی کل تعداد 242 ہے۔ بیوت الذکر کی تعداد 289 ہے۔ پرائمری مدارس 26 ہیں جن میں سے تین کنڈر گارٹن ہیں۔ باقاعدہ سکول 5 ہیں۔ مرکزی مربیان کی تعداد 25 ہے۔ معلمین 93 ہیں۔ مشن اور مشنری ہاؤس 110 ہیں۔

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کو مالی قربانی کی بہت توفیق ملی ہے۔ اب تک جماعت نے 10 ملین انڈونیشین کی قربانی کی توفیق پائی ہے۔

ہومیو پیتھک ڈسپنسریوں کی تعداد 291 ہے اس کا غریبوں کی خدمت سے بھی بہت تعلق ہے

(الفضل 5 ستمبر 2000ء)

ایک اندرونی بغاوت تھی جو انڈونیشیا کی مذہبی رواداری کی روایات اور ضمیر کی آزادی پر قدغنیں لگانے کی وجہ سے کی گئی تھی۔

انڈونیشیا اور عربوں کے تعلقات تو اسلام سے بھی پہلے کے قائم تھے جب عرب تاجر اور ملاح بحر ہند میں اپنے جہاز چلایا کرتے تھے بلکہ وہ بحر الکاہل میں بھی داخل ہو چکے تھے۔ لیکن عربوں کا جزائر انڈونیشیا میں داخلہ اور خاص طور سے ان کے اندرونی علاقوں تک تاریخی اہمیت کے حامل اثرات تو ظہور اسلام کے بعد شروع ہوئے۔

اسلام کی اشاعت

جدید تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ انڈونیشیا میں اسلام کی اشاعت تاجر، واعظین یا مبلغین کے ذریعہ ہوئی جو حجاز، یمن، ایران، ہندوستان میں مالابار کے ساحل اور پاکستان میں ملتان سے وہاں جایا کرتے تھے۔ ان تاجر مبلغین کی انڈونیشیا میں آمد کی ابتداء خلفائے راشدین کے زمانہ سے ہی ہوئی معلوم ہوتی ہے کیونکہ چینی زبان کے بعض تاریخی ماخذوں میں شرق الہند کے جزائر میں سے سماٹرا میں 674 عیسوی میں ایک بڑی خوشحال عرب تجارتی آبادی کا ذکر ملتا ہے اور یہ بات اگرچہ خلفائے راشدین کے دور کی بات ہے لیکن اس کی خوشحالی سے یہ بات عیاں ہے کہ تاجر تو اس سے بہت پہلے سے آنے لگے ہونگے۔ لیکن عرب مورخین کے ہاں کسی ایسی عرب تاجروں کی وہاں آبادی کا ذکر نویں صدی عیسوی سے پہلے نہیں ملتا اور وہ بھی ان تاجروں کے بارہ میں بتاتے ہیں کہ جزائر شرق الہند میں صرف کاروبار کرتے تھے۔ ان تحریروں کے مطابق باقاعدہ اسلام کی تبلیغ کا آغاز اس کے کافی عرصہ بعد بارھویں صدی میں ہوا جب ایک صاحب عبداللہ عارف وہاں تشریف لے گئے اور پھر ان کے مشن کو ان کے ممتاز مرید شیخ برہان الدین کے ذریعہ بہت فروغ حاصل ہوا۔ انہی کی تبلیغ سے 1205ء میں آچیا (Achia) کے راجہ نے اسلام قبول کیا۔ مسلمان ہو کر اس کا نام جہان شاہ ہوا اور وہ خود بھی ایک بڑا مبلغ اسلام بنا۔ بعض تذکروں میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ وہ خود ایک غیر ملکی شخص تھا جو بطور مبلغ اسلام آیا اور بہت سے لوگوں کو مسلمان کیا۔ جنہوں نے اس کو اپنا بادشاہ بنا لیا اور سری پاڈوکا (Sri Paduka) نام رکھا۔ چودھویں صدی میں حجاز سے مزید مبلغین آئے جن کے قائد شیخ اسمٰعیل نے پاسوری (Pasori) کے بادشاہ کو مسلمان کیا اور اس کا نام ملک صالح رکھا۔ اس کو بھی اسلام کی تبلیغ کا بہت شوق تھا اور اس کا انداز بیان بہت موثر ہوتا تھا۔

شاہ پاسوری ملک صالح کا اسلام قبول کرنے کا واقعہ سادھو آجی ساکو کے ہندو مذہب کے پرچار سے ملتا جلتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مندر میں ایک جن رہتا تھا جو ہر مہینہ وہاں کے باشندوں سے ایک خوبصورت لڑکی کا مطالبہ کرتا تھا اور اس بہیمانہ مطالبہ کو پورا کرنے کے دوسرے دن صبح وہ لڑکی مندر کے دروازہ پر مردہ پائی جاتی تھی۔ نووارد مسلم مبلغ نے ایک شام دوشیزہ کے بھیس میں اپنے آپ کو پیش کیا اور تمام رات مندر میں تلاوت قرآن مجید کر کے گزار دی۔ دوسرے دن جب لوگ مندر پر آئے تو نووارد کو بالکل ہشاش بشاش پایا۔ تین دن ایسا ہی ہوتا رہا اور آخر کار ایک صبح جن مندر کے دروازے پر مردہ پایا گیا۔ راجا نے ایک دم اسلام قبول کر لیا اور اس کا نام ملک صالح رکھا گیا پھر وہ خود ایک مبلغ اسلام بن گیا۔ بعض لوگ جن کے مارے جانے اور راجا کے اسلام قبول کرنے کے واقعہ کو شیخ برہان الدین سے منسوب کرتے ہیں۔ خواہ یہ کارنامہ کسی کا ہو یہ واقعہ بھی سادھو آجی ساکو کی کامیابی کی طرح روایتی زیادہ اور تاریخی کم مانا جاتا ہے۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ مبلغ اسلام اور جن کے واقعہ میں اول الذکر کی روحانیت کا عمل کار فرما تھا نہ کہ کسی جادو یا مافوق الفطرت توہم پرستی کا۔

اولیاء کی تبلیغ

جاوا (Java) میں اشاعت اسلام چودھویں صدی عیسوی میں شروع ہوئی جب وہاں حجاز سے ایک صاحب مولانا ابراہیم تشریف لائے۔ ان کی تبلیغ سے جو لوگ حلقہ بگوش اسلام ہوئے وہ بھی ولی اللہ شمار ہوتے ہیں۔ ان میں سے بعض بادشاہ تھے یا شاہی گھرانوں سے ان کا تعلق تھا۔ یہ بات صرف جاوا سے ہی مختص نہیں بلکہ ایسی مثالیں تو انڈونیشیا کے جزائر میں بہت ملتی ہیں۔ مثلاً راون (Radan) رحمت اور ان کے صاحبزادہ مخدوم ابراہیم، مولیٰ اسحاق، اور راون فاتح جاوا میں۔ محمد صفی الدین بورنیو میں۔ بہاء اللہ ملوکا (Maluka) میں۔ سلطان محمد سماٹرا میں۔ پاتح اللہ (فاتح اللہ) اور ان کے بیٹے حسن الدین بانٹم (Bantum) میں۔ جام شاہور (Jahm Shahor) سری پاڈوکا (Sri Paduka) میں اور سلطان علی مغیث آچیا (Achia) میں۔ یہ سب شاہی خاندانوں سے تعلق رکھنے کے باوجود خود تبلیغ کیا کرتے تھے۔ لیکن انہوں نے کبھی اپنے تخت شاہی کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی رعایا کو کبھی تبدیلی مذہب پر مجبور نہیں کیا۔ یہ بھی انڈونیشین تاریخ کا ایک منفرد پہلو ہے کہ ہندوستان، شرق اوسط، افریقہ اور سپین کے برخلاف انڈونیشین بادشاہ ایک اچھے باعمل مسلمان ہونے کے ساتھ ساتھ اسلام کے اچھے مبلغین اور واعظ بھی ہوتے رہے ہیں۔ بلکہ بانٹم (Bantum) کے حکمران پاتح اللہ (فاتح اللہ) تو اپنی رعایا کے روحانی رہنما زیادہ معلوم ہوتے تھے۔ 1552ء میں وہ اپنے بیٹے حسن الدین کے حق میں تخت سے دستبردار ہو کر ہمہ وقت اسلام کے مبلغ ہو گئے۔ وہ انڈونیشیا میں ولی سونان گانگ (Sonan-i-Gonang) کے لقب سے زیادہ مشہور ہیں یعنی گانانگ کے ولی جہاں ان کا مزار ہے۔ ان کے بیٹے حسن الدین کو بھی دین سے بہت شغف تھا اور اپنے اوقات کا بہت زیادہ حصہ وہ دینی مطالعہ میں صرف کرتے تھے۔ انڈونیشیا میں پانچ ایسے بادشاہ ہوئے ہیں جن کے مزارات کو اولیاء کے مزارات کا تقدس حاصل ہے۔ یہ راڈن رحمت جن کو سونان نمپل (Soman-nimple) یعنی ولی نمپل کہا جاتا ہے۔ ان کے بیٹے مخدوم ابراہیم کا لقب سونان بونانگ (Bonang) ہے۔ یہ ایک راڈن پاکو شہزادہ گریساک (Grisak) تھے ان کو سونان گیری بھی کہا جاتا ہے۔ پاتح اللہ کا لقب سونان گونانگ ہے۔ جہان شاہ کا مرتبہ بھی جو انڈونیشیا میں پہلے مسلمان بادشاہ تھے، کسی ولی سے کم نہیں۔ ان سب حکمرانوں کا تخت و تاج سے تعلق کے ساتھ ولی اللہ ہو جانے کا افتخار دراصل عبداللہ عارف، مولانا ابراہیم، سونان قدس، سونان میسیا (Masiya)، سونان درجات (So-nan Darjat) اور سونان کالی جاگا (Kali jaga) رحمھم اللہ تعالیٰ کو جاتا ہے جنہوں نے اسلام کی اشاعت کا فرض ایسے ذوق وشوق سے ادا کیا کہ انڈونیشیا مسلمانوں کی اکثریتی آبادی کا ملک بن گیا۔ مختلف جزائر میں مسلم بادشاہتیں قائم ہونے لگیں اور جب تیرھویں صدی عیسوی میں مارکو پولو اس عظیم جزائر کی سرزمین میں آیا تو یہاں مسلمانوں کو بہت خوشحال حالت میں پایا۔ ابن بطوطہ جو 1324ء میں سلطان محمد تغلق کے دربار میں دہلی آیا تھا اپنے سفر نامہ میں بتاتا ہے کہ سماٹرا کے سلطان کے شہنشاہ ہند کے ساتھ سفارتی تعلقات تھے۔ سولہویں صدی میں جب پرتگیزی ملاح بحر الکاہل میں آئے تو انہوں نے جزائر شرق الہند میں مسلمانوں کا غلبہ پایا۔ اس زمانہ میں یورپ میں ان جزائر کو گرم مصالحہ جات کی وجہ سے (Spice Islnadas) کہا جاتا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے ان شاہی اور عوامی مبلغین کی کوششوں میں برکت ڈالی اور بہت جلد تمام جزائر انڈونیشیا میں اسلام پھیل گیا۔ مگر اسلام وہاں اقلیت کا مذہب بنا رہا۔ مگر اس اقلیت کو غیر مسلم اکثریت سے سیاسی غلبہ حاصل رہا لیکن یہ کوئی مستحسن بات نہیں کہ اسلام کو ملک کی اکثریت کی حمایت حاصل نہ ہو۔ اور مسلمان بادشاہوں کی غیر مسلم رعایا اسلام کے پرامن مذہب ہونے سے متاثر ہوئے بغیر ہزار سال اسلام سے دور رہے۔ اللہ تعالیٰ ان بادشاہوں اور صوفیا پر اپنی رحمتیں نازل فرماتا رہے۔ جنہوں نے محض تبلیغ کے ذریعہ کروڑوں غیر مسلموں کو اسلام کے سایہ عاطفت میں لانے کی کوشش کر کے اور اسلام کو وہاں اکثریت کا مذہب پرامن طریق سے بنا کر اسلام پر اس اعتراض کا عملی جواب فراہم کر دیا کہ اسلام صرف تلوار کا مذہب ہے اور دلوں کو جیتنے کے بجائے جسموں کو مارنے کے خوف یا ان کو گھائل کر کے اپنی نفری کو بڑھاتا ہے۔ نعوذباللہ۔

امن پسند مزاج

انڈونیشیا کی تاریخ کی ایک اور خصوصیت وہاں

لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا

حضور انور نے جلسہ سالانہ انڈونیشیا کے موقع پر لجنہ سے یکم جولائی 2000ء کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

مالی قربانی

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کی خواتین مالی قربانی کے میدان میں بہت آگے ہیں۔ اتنی آگے ہیں کہ مجھے حیرت ہوتی ہے۔ ساری دنیا کی لجنات کے لئے نمونہ ہیں۔ اس سلسلے میں میں نے چند امور اکٹھے کئے ہیں۔

1985ء میں لجنہ نے مالی قربانی کر کے اور زیور اکٹھے کر کے ایک گھر خریدا جو اب ہوسٹل کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ 1978ء میں ایک ممبر لجنہ نے ایک پلاٹ خرید کر بیت الذکر کی تعمیر کے لئے وقف کر دیا اور پھر بیت الذکر کی تعمیر کا سارا خرچ بھی برداشت کیا۔ 1993ء میں بانڈونگ میں لجنہ نے ایک تین منزلہ عمارت جماعتی کاموں کے لئے خریدی۔ اور جماعت انڈونیشیا کے قیام کی 75 سالہ منزل طے کرنے کے موقع پر لجنہ نے 22 کروڑ 50 لاکھ کی مالی قربانی پیش کی۔ اس کے علاوہ بیش بہا زیورات کی قربانی پیش کی۔ خدا کے فضل سے انڈونیشیا کی لجنہ مالی قربانی میں کسی جماعت سے پیچھے نہیں۔

خدمت خلق

آپ ساری دنیا پر سبقت لے گئی ہیں۔ کہیں بھی لجنہ نے اس پہلو سے ایسی قربانی پیش نہیں کی۔ وہ یہ کہ 1985ء میں 1000 ممبرات لجنہ نے آنکھوں کا عطیہ پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو آخرت کے نور سے منور کرے۔ آپ نے دنیا کی آنکھ تو دنیا میں ہی پیش کر دی۔ اس کے علاوہ زلازل سے سخت نقصانات کے موقع پر قربانی کی۔ انڈونیشیا میں سخت زلزلے آتے ہیں۔ جب بھی ایسا نقصان ہوا لجنہ نے بڑھ چڑھ کر مصیبت زدگان کے لئے مالی قربانی پیش کی۔ صاف پانی مہیا کرنے کی ایک سکیم میں ایک احمدی خاتون نے اتنی مالی قربانی پیش کی جو 300 خاندانوں کی ضرورت کے لئے کافی تھی۔ اس اکیلی خاتون نے یہ مالی قربانی کی۔ جانی قربانی بھی انڈونیشیا کی لجنہ نے پیش کی۔

غیر معمولی خدمات

عطیہ خون دیا اور یونیسف کی طرف سے نمایاں خدمت کا اعزاز حاصل کیا۔ انڈونیشیا کی خاتون اول نے اپنے محل میں ملک بھر سے 24 خواتین کا انتخاب کیا اور بطور خاص ان کو مدعو کیا۔ ان میں سے 15۔ احمدی خواتین شامل تھیں۔ یہ وہ خواتین تھیں جنہوں نے آنکھوں کا عطیہ دیا تھا۔ یہ حیرت انگیز اعزاز ہے جو لجنہ انڈونیشیا کو حاصل ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہترین جزا عطا فرمائے۔

(الفضل 20 جولائی 2000ء)

کے لوگوں کی امن پسند طبیعت ہے کہ یہ لوگ کم از کم ماضی میں کبھی جنگوں میں خود جارحیت کے مرتکب نہیں ہوئے۔ ان کی سیاست کا زریں اصول "Live and let Live" رہا ہے کہ پرامن رہو اور دوسروں کو بھی امن سے رہنے دو۔ اسی لئے انہوں نے اپنے لئے کبھی بھی جارحانہ بیرونی اثرات کو قبول کرنا مناسب نہ سمجھا۔ چنانچہ بدھ ازم، ہندوازم اور اسلام سب مذاہب کو ان کے اپنے اپنے وقتوں میں انہوں نے قبول کیا کیونکہ وہ پرامن طریق پر ملک میں داخل ہوئے جبکہ چینی مذاہب اور عیسائیت کو وہاں فروغ حاصل نہ ہوا کیونکہ یہ مذاہب جارح اقوام کے ساتھ وہاں آئے۔ قبلائی خان نے 1393ء میں ایک چینی فوج بھیج کر انڈونیشیا کے جزائر کو فتح تو کر لیا لیکن چینیوں کو وہاں کبھی پذیرائی حاصل نہ ہوئی کیونکہ وہ اس ملک میں بزور شمشیر داخل ہوئے۔ انڈونیشی قوم نے ماضی میں کبھی بھی اپنی آبادی کے ایک حصہ کے دوسرے حصہ پر تشدد کو برداشت نہیں کیا جیسے کہ ہم نے دیکھا ہے کہ ماجاپاہت کی سلطنت کا خود انڈونیشی عوام نے تختہ الٹ دیا کیونکہ وہاں بادشاہ نے پرامن مسلم آبادی کے خلاف تشدد اختیار کیا جبکہ مسلمان پرامن طریق یعنی محض تبلیغ کے ذریعہ اشاعت اسلام کر رہے تھے۔

اسی طرح جب یورپ کی پرتگالی اور ڈچ اقوام نے اس انڈونیشیا پر اپنی استعماریت قائم کی تو ساتھ عیسائیت کو بجائے ایک روحانی اصلاح کے اپنی استعماریت کے مذہب کے طور پر پھیلانا چاہا۔ لیکن جس طرح یورپین استعماریت انڈونیشیا کے جزائر میں قبولیت عامہ حاصل نہ کر سکی کیونکہ وہ اقلیت ہوتے ہوئے وہاں زبردستی مقبوضات قائم کر رہے تھے اسی طرح عیسائیت بھی استعماری حکمرانوں کے دین ہونے کے سبب قابل قبول نہ ہوئی۔ مزید بر آں پہلے پرتگالیوں نے اور پھر ڈچ لوگوں نے اپنے سیاسی تسلط کی خاطر ایسے بہیمانہ طریق اختیار کئے کہ انڈونیشین عوام و خواص کے دل اپنے متشدد قابض حکمرانوں کے خلاف نفرت سے بھر گئے۔

پرتگالی حکمرانوں نے ملوکا کے سلطان بولیفا (Bolefa) کو گرفتار کر کے اس کے جسم کو نیزوں سے پہلے زخمی کیا اور پھر اسی زخمی حالت میں ہندوستان کے مغربی ساحل پر گوا کے مقام پر لائے جہاں اس زخمی جسم کو ایک ایسے حوض میں ڈال دیا جو نمک ملے پانی سے بھرا ہوا تھا۔ کس قدر اذیتناک طریقے سے اس کو مار ڈالا گیا۔

ڈچ حکمران تین دن تک جکارتہ میں غارتگری مچاتے رہے۔ مکانوں کو مسمار کیا، مسجدوں کو شہید کیا، کھیتوں کو آگ لگائی اور باشندوں کے پاس جو کچھ تھا لوٹ لیا۔ اس بھیانک غیر انسانی سلوک کے بعد ان کے ہم قوم مشنریز محبت کا وعظ کرتے ہوئے گویا مگرمچھ کے آنسو تھے۔ پس لہذا سے ہی انڈونیشین باشندے یورپین اقوام کے مخالف ہو گئے۔

آزادی کے لئے قربانیاں

ڈچ حکمرانوں یعنی ہالینڈ کے خلاف قومی آزادی کی مہم سنہری کارناموں کی داستان ہے۔ یکے بعد دیگرے عظیم فرزندان انڈونیشیا آزادی کے لئے تختہ دار پر قربانیاں دیتے چلے گئے۔ نیک نفس اور ولی امام بونجول (Bonjol) جنہوں نے سماٹرا میں غیر ملکی ڈچ حکومت کے خلاف فوجی علم بغاوت بلند رکھا آخر کار 32 سال جیل میں نظر بندی کی صعوبتیں اٹھا کر وہیں وفات پائی۔ اس وقت ان کی عمر 92 سال تھی۔ ڈیپونیگارو (Diponegaro) اس سے پہلے ایسی ہی اذیت ناک موت سے دوچار ہوئے تھے۔ وہ معمولی آدمی نہ تھے۔ وہ بادشاہ ماتارام (Mataram) کے شہزادہ تھے۔ خداترس شہزادے کو جو اپنا اکثر وقت دین حق کے متعلق وعظ و نصیحت میں گزارتا تھا، ڈچ حکومت کے ظالمانہ رویہ نے غیر ملکی استعماریت کی مخالفت کرنے پر مجبور کر دیا۔ اس کی پاداش میں دھوکہ اور فریب سے ان کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا گیا۔ جہاں انہوں نے 1835ء میں وفات پائی۔ 1891ء میں ایک قومی سیاسی لیڈر تیکو عمر نے بھی ڈچ استعماری حکومت کے ہاتھوں ایک فوج جھڑپ میں زخموں کی تاب نہ لا کر وطن کی آزادی کی خاطر جان کی قربانی دی۔ ایسی کئی فوجی جھڑپوں کے بعد انڈونیشین قوم پرستوں نے اپنی جنگ آزادی کے لئے نئی حکمت عملی اختیار کی۔ بیسویں صدی کے شروع ہی سے انہوں نے مغربی تعلیم کے حصول کی طرف توجہ دینی شروع کر دی تاکہ جدید علم کی روشنی کے ہتھیار سے ڈچ حکومت کا مقابلہ کریں۔ ڈاکٹر وحید الدین اور ڈاکٹر ساتو (Samato) نے نئی نسل کو مغربی تعلیم سے آشنا کرانے میں بڑا کام کیا۔ حاجی عمر سعید نے جو بیک وقت صحافی بھی تھے۔ اور سیاست دان بھی ان نئی تعلیمی اصلاحات کو سیاسی بیداری کے لئے اندرونی محاذ پر خوب استعمال کیا تو بیرونی محاذ پر انہوں نے معتمر عالم اسلامی میں سرگرم حصہ لے کر مسلمانوں کی عالمی رائے عامہ کو انڈونیشیا کی آزادی کے حق میں ہموار کیا۔ نوجوان خون ان کی سرگرمیوں سے بہت متاثر ہوا۔ جن میں ڈاکٹر عبدالرحیم سوکارنو، سلطان سجاہیر (Sjahir) (جن کو برصغیر پاک وہند میں لوگ شہریار کے نام سے پکارتے تھے۔ نہ معلوم ان کے نام کے انڈونیشین زبان میں یہی معنی ہی ہیں یا کچھ اور) اور محمد حتیٰ (Hatta) بہت نمایاں تھے۔ آخر الذکر ایک رسالہ Indonesian Mardika یعنی انڈونیشین آزادی بھی نکالتے تھے۔ ہالینڈ کی یونیورسٹیوں میں تعلیم پانے والے بعض انڈونیشی نوجوان طالب علم بھی وطن کی آزادی کی اس جدوجہد میں اپنے سیاسی رہنماؤں کے ساتھ ہم آواز ہو گئے۔ دراصل انڈونیشیا کا لفظ اپنے وطن میں انہی نوجوانوں نے ایک جرمن دانشور ڈاکٹر بوتان (Botan) کی تجویز پر مقبول بنایا جبکہ ان جزائر کو ڈچ حکمرانوں نے ڈچ ایسٹ انڈیز یا مشرقی نیدرلینڈ کا نام دے رکھا تھا۔ یہ نیا نام بہت مقبول عام ہو گیا کیونکہ یہ نام غیر ملکی حکمرانوں کے دل میں خلش کا موجب نہ تھا۔

دوسری جنگ عظیم (1939ء-1945ء) کے دوران جاپانیوں نے ہالینڈ کے ہاتھوں سے ان جزائر کو چھین لیا۔ ان کا انداز حکمرانی یورپین استعماری حکمرانوں سے قطعی مختلف نہ تھا۔ صرف انہوں نے بھی اس کو انڈونیشیا کے نام سے پکارا لیکن ایسا قومی آزادی کے جذبات کے احترام میں نہیں کیا بلکہ ان کو ڈچ قوم یا ہالینڈ کو نیچا دکھانا مقصود تھا۔ جب 1945ء میں اتحادی طاقتوں نے جاپان کے خلاف بڑھنا شروع کیا اور اس کو شکست دکھائی دینے لگی تو اس کو کئی محاذوں سے ہٹنا پڑا اور آخر کار جاپانی حکمران بھی انڈونیشیا کو خیرباد کہہ گئے۔ جس دن جاپانیوں نے ان جزائر کو چھوڑا بلا توقف مقامی سیاسی لیڈروں نے اپنی آزادی کا اعلان کر دیا۔ ایک عبوری دستور کے تحت ایک آزاد انڈونیشیا کی پارلیمنٹ قائم کر دی گئی۔

جنگ کے ختم ہوتے ہی ڈچ فوجیں پھر انڈونیشیا میں داخل ہو گئیں اور ہالینڈ نے اپنے اس مقبوضہ پر اپنا حق جتانا شروع کر دیا۔ لیکن آزادی کے سرفروشوں نے بھی حب الوطنی کے جذبہ کے ساتھ ہالینڈ کے اس دعویٰ کو اولوالعزمی اور حوصلہ کے ساتھ چیلنج کیا۔ عالمی رائے عامہ بھی ہالینڈ کے خلاف ہو گئی اور آخر ڈچ افواج کو بے نیل و مرام وہاں سے واپس نکلنا پڑا۔

30 دسمبر 1949ء کو یونائیٹڈ سٹیٹس آف انڈونیشیا کا قیام عمل میں آیا جس کی خود مختاری کو مکمل استقلال کے ساتھ خود ہالینڈ اور اقوام متحدہ یعنی (UNO) نے بھی تسلیم کیا۔

فیڈریشن آف انڈونیشیا زیادہ عرصہ نہ چل سکی کیونکہ اس کے نام پر ملک کے اتحاد میں رخنے پڑنے کے اندیشے پیدا ہونے لگے۔ آخر ایک ملک ایک ریاست کے تصور نے زور پکڑا اور ریپبلک آف انڈونیشیا کے نام سے نیا دستور بنایا گیا۔

دولت مند بادشاہ، ملکائیں اور سربراہان مملکت

نام	ملک	تقریباً آمدنی	ذرائع	برسراقتدار
شاہ فہد بن عبدالعزیز	سعودی عرب	30-ارب ڈالر	تیل، سرمایہ کاری، جائیداد	1982ء
شیخ زاید بن سلطان النہیان	عرب امارات	23-ارب ڈالر	تیل، سرمایہ کاری، جائیداد	1966ء
امیر جابر الاحمد الجابر الصباح	کویت	18-ارب ڈالر	تیل، سرمایہ کاری، جائیداد	1977ء
سلطان حسن البرخیا	برونائی	16-ارب ڈالر	تیل، گیس، سرمایہ کاری	1967ء
شیخ مکتوم بن راشد المکتوم	دبئی	12-ارب ڈالر	تیل، سرمایہ کاری، خدمات	1990ء
صدر صدام حسین	عراق	7-ارب ڈالر	تیل	1979ء
امیر حماد بن خلیفہ الثانی	قطر	5-ارب ڈالر	تیل، سرمایہ کاری	1995ء
ملکہ بیٹرکس	نیدرلینڈ	3-ارب ڈالر	سرمایہ کاری	1980ء
ملکہ الزبتھ دوئم	برطانیہ	45-کروڑ ڈالر	سرمایہ کاری جائیداد	1952ء

(جنگ سنڈے میگزین 8-اپریل 2001ء)

آرنسن میجر

11، 12 اکتوبر 1947ء کو پاکستانی فوج کا ایک کانوائے ایک انگریز میجر آرنسن کی سرکردگی میں قادیان بھجوایا گیا۔ اور الفضل میں ان کے تاثرات شائع ہوئے جو انہوں نے قادیان کے احمدی نوجوانوں کی جرأت اور حوصلے کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے سامنے بیان کئے۔ انہوں نے کہا۔

"آپ کے نوجوانوں نے اگر اپنی جانیں دے دیں تو بے شک ان کی موت شاندار ہو گی لیکن میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ انہیں مرنے نہ دیں کیونکہ اگر وہ زندہ رہے تو ان کی زندگی ان کی موت سے بھی زیادہ شاندار ہو گی۔

(الفضل 15۔اکتوبر 1947ء)

آزاد نوجوان (ہفت روزہ)

یہ اخبار ایک مخلص احمدی محمد کریم اللہ نوجوان نے آزاد نوجوان کے نام سے رام پیٹھا مدراس سے شائع کیا۔ یہ اردو زبان میں شائع ہوتا تھا۔

آسف

عبرانی میں آسف کا مطلب ہے اکٹھا کرتا ہے یا پایہ تکمیل تک پہنچاتا ہے۔

یہ نام یوز آسف کا ایک جزو ہے حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"یوز کا لفظ یسوع کا بگڑا ہوا یا اس کا مخفف ہے اور آسف حضرت مسیح کا نام تھا جیسا کہ انجیل سے ظاہر ہے جس کے معنے ہیں یہودیوں کے متفرق فرقوں کو تلاش کرنے والا یا اکٹھے کرنے والا۔

(تحفہ گولڑویہ ص 10)

اطلاعات و اعلانات

ولادت

☆ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب انچارج شعبہ کمپیوٹر روزنامہ الفضل کو مورخہ 23 جولائی 2001ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ جو مکرم چوہدری محمد دین صاحب دارالفتوح ربوہ کا پوتا اور مکرم چوہدری عبدالباسط صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت بچے کا نام "سفیر احمد" عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو تحریک میں شامل ہے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو باعمر سعادت مند، خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

نکاح

☆ مکرم حافظ شاہد احمد صاحب ابن مکرم چوہدری منصور احمد صاحب مبشر دارالعلوم غربی ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ آسیہ فردوس خالد صاحبہ بنت مکرم رفیع الدین صاحب خالد Stockstadt جرمنی بعوض حق مہر ایک لاکھ روپے مورخہ 5 جولائی 2001ء کو محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر خدمت درویشاں نے بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز عصر پڑھا۔

عزیزم حافظ شاہد احمد محترم چوہدری مظفر الدین صاحب بنگالی مرحوم کا پوتا ہے اور عزیزہ آسیہ فردوس خالد صاحبہ مکرم محمد ابراہیم صاحب برادر مکرم مولانا جلال الدین صاحب قمر کی پوتی ہے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

بقیہ صفحہ 1

شریف احمد صاحب حال جرمنی چھوڑی ہیں۔

حالات

محترم شیر محمد صاحب کی پیدائش بمقام روہتک انڈیا میں مورخہ 9 ستمبر 1937ء کو ہوئی۔ ان کے والد کا نام میاں سکندر خان صاحب تھا۔ 1947ء میں پارٹیشن کے بعد بھارت سے ہجرت کر کے پاکستان آ گئے۔ اور کچھ عرصہ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ میں قیام پذیر رہے۔ 1950ء میں ننکانہ سے ربوہ منتقل ہو گئے۔ اور یہاں سکونت اختیار کرلی۔

تین خلفاء کی خدمت

آپ کے والد محترم نے آپ کو 13/14 سال کی عمر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں پیش کر دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیوی حرم محترمہ ام ناصر صاحبہ نے نہایت پیار اور شفقت سے آپ کو رکھا اور اپنے بچوں کی طرح ان سے پدرانہ سلوک کیا۔ اور آپ کو کھانا پکانے کا کام سکھایا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی وفات تک آپ کو حضور اقدس کی خدمت کی توفیق ملی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی وفات کے بعد یہ سلسلہ ختم ہو گیا اور آپ نے اپنی خدمات دارالضیافت کے سپرد کر دیں۔ جہاں تھوڑا عرصہ کام کیا اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کو بلا لیا۔ اور آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور کی احسن رنگ میں خدمت کی سعادت نصیب ہوئی۔

خدمت کا یہ سلسلہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی وفات تک جاری رہا۔

1982ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ منصب خلافت پر متمکن ہوئے تو آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی خدمت کی توفیق نصیب ہوئی۔ اور تادم آخر خدمت پر مقرر رہے یہ سلسلہ 19 سال پر محیط ہے۔

مہارت اور سلیقہ

آپ کو کھانا پکانے کی شاندار مہارت تھی۔ اگر کھانے کی میز پر اچانک زائد مہمان آ جاتے تو چند منٹوں میں لذیذ کھانا وافر مقدار میں پیش کر دیتے اور کسی کو محسوس بھی نہ ہونے دیتے کہ یہ کھانا اچانک کس طرح تیار ہو گیا ہے نیز خلفاء کے مزاج کو سمجھتے ہوئے بہترین کھانا تیار کرنے کے ماہر تھے اور ہمیشہ خلفاء سے خوشنودی حاصل کرتے رہے۔

اللہ کا احسان

آپ کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اہلیہ محترمہ کو اپنے تعزیتی خط میں تحریر فرمایا:

"عزیزم شیر محمد صاحب بہت مخلص اور فدائی خادم تھے اللہ کا بہت بڑا احسان ہے کہ انہیں تین خلفاء احمدیت کی خدمت کرنے کی توفیق ملی جس کی جزاء اللہ نے انہیں دنیا میں بھی بخشی اور آخرت میں بھی انشاء اللہ عطا فرمائے گا۔ بڑے نیک انجام کو پہنچے ہیں"۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے فضل و کرم سے مرحوم کو اپنی ستاری اور مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے۔ جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور ان کی اہلیہ اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازتے ہوئے ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

مقبوضہ کشمیر میں مکمل ہڑتال- کل جماعتی حریت کانفرنس کی اپیل پر حزب المجاہدین کے کمانڈر مسعود کی ہلاکت اور مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوجیوں کے ہاتھوں ماورائے عدالت ہلاکتوں کے خلاف پورے مقبوضہ کشمیر میں مکمل ہڑتال رہی۔ سری نگر کی بار ایسوی ایشن نے بھی ہڑتال کی حمایت کی تھی۔ جس کے تحت عدالتیں بھی بند رہیں۔ وادی کے زیادہ تر علاقوں میں دکانیں، بنک، تعلیمی ادارے اور بیشتر سرکاری دفاتر بند رہے۔

پھولن دیوی کے قاتل نے گرفتاری دے دی- سماج وادی پارٹی کی رہنما اور رکن پارلیمنٹ پھولن دیوی کے قتل کے بعد بڑے ملزم شیر سنگھ نے شمالی شہر دون میں پولیس کو گرفتاری دے دی۔ ڈپٹی کمشنر پولیس قمر احمد کے مطابق ملزم نے اعتراف جرم کرتے ہوئے فی الحال اپنے ایک ساتھی کا بھی نام لیا ہے اور کہا ہے کہ انہوں نے پھولن دیوی کو قتل کر کے بہمائی گاؤں میں 22 ٹھاکروں کے قتل کا پرانا حساب چکا دیا ہے۔

اسرائیلی فوج نے پولیس چوکیاں تباہ کر دیں- اسرائیل نے علاقے میں بین الاقوامی مبصر تعینات کرنے سے متعلق گروپ 8 کے ملکوں کی تجویز مسترد کر دی ہے۔ ادھر اسرائیلی ٹینکوں نے دریائے اردن کے مغربی کنارے کے قصبے رملہ میں فلسطینیوں کی حفاظتی چوکی پر گولہ باری کی ہے جس سے 4 پولیس اہلکار شہید ہو گئے۔ اس سے قبل بیت المقدس کے شمال میں دریائے اردن کے مغربی کنارے میں ایک یہودی بستی کے قریب فائرنگ سے ایک اسرائیلی نوجوان ہلاک ہو گیا۔ اسرائیلی فوج نے دو فلسطینی چوکیاں مسمار کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔

دفاعی میزائل تجربات جاری رکھیں گے- امریکی صدر کی فوجی سلامتی کے امور کی مشیر کنڈ الیزا رائس نے روسی رہنماؤں کو بتایا ہے کہ امریکہ کے نئے دفاعی میزائیلوں کے تجربے جاری رکھے جائیں گے۔ ماسکو میں روس کے صدر پیوٹن کے ساتھ ملاقات کے بعد انہوں نے کہا کہ صدر بش نے یہ بات واضح کر دی ہے کہ امریکہ کو نئے خطرات درپیش ہیں اور اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان پابندیوں سے آزاد ہو کر کام کرے جو اینٹی بلاسٹک میزائیلوں سے متعلق 1972ء کے معاہدے کے تحت اس پر عائد ہوتی رہیں۔

امریکی صدر کے بیان سے بھارتی حلقوں میں ہلچل- امریکی صدر جارج ڈبلیو بش کے کشمیر کی آزادی کے حوالے سے بیان نے بھارتی حلقوں میں ہلچل مچا دی ہے بھارتی لابی کو بش کی تقریر میں کشمیر شامل ہونے پر پریشانی ہے اور بھارتی خود کو دلاسہ دینے کے لئے کہہ رہے ہیں کہ یہ تقریر لکھنے والے کی غلطی ہوگی۔

مسئلہ کشمیر کا حل مسلط نہیں کرنے دیں گے- کشمیری عوام کی نمائندہ جماعت کل جماعتی حریت کانفرنس نے واضح کیا ہے کہ کشمیری عوام پاکستان، بھارت یا امریکہ سمیت کسی بھی سپر طاقت کو مسئلہ کشمیر کا حل مسلط کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ خود مختاری سیز فائر یا تقسیم کا فیصلہ کرنے سے قبل کشمیریوں کی خواہشات کو مدنظر رکھا جانا چاہئے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ آگرہ مذاکرات سے ثابت ہو گیا ہے کہ پاکستان کشمیر کو اہمیت دیتا ہے۔

منی پور میں صدر راج- بھارتی پارلیمنٹ کے ایوان بالا میں آئینی قرارداد منظور کر کے ریاست منی پور میں صدر راج کی منظوری دے دی گئی ہے۔ یہ بات آل انڈیا ریڈیو نے اپنی خبر میں کہی۔ ایوان زیریں سے منظوری ملتے ہی اسمبلی توڑ دی جائے گی اگرچہ ریاست میں حکومت کو تحلیل کر رہے ہیں البتہ ریاست میں نئے انتخابات کے انعقاد میں کوئی جلدی نہیں کی جائے گی۔ یہ بات وزیر داخلہ ایل کے ایڈوانی نے کہی۔

عراق پر امریکی حملے کی تیاریاں- امریکہ عراق پر نئے حملے کی تیاری کر رہا ہے امریکہ کے محکمہ دفاع کے حکام نے کہا ہے کہ عراق کے ریڈار سٹیشنوں پر فضائی حملے کئے جا سکتے ہیں۔ حکام کا کہنا ہے کہ یہ حملے عراق کی طرف سے امریکہ کے جاسوس طیاروں کو مبینہ طور پر گرائے جانے کی کوششوں کے جواب میں کئے جائیں گے۔ امریکی محکمہ دفاع کے حکام کا کہنا ہے کہ گزشتہ کئی ہفتوں سے عراق نے امریکہ جاسوس طیاروں کو جو اس کی فضا میں پرواز کر رہے تھے گرانے کی کوشش کی تھی۔

ایٹمی اسلحہ کا نیا معاہدہ- روس نے ایٹمی ہتھیاروں کی روک تھام کے بارے میں چین اور میزائل ڈیفنس شیلڈ سے متعلق امریکہ کی تجاویز کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ دونوں طاقتیں دراصل اپنی ایٹمی طاقت بڑھانے کے لئے ایسے منصوبے پیش کر رہی ہیں جو روسی حکومت کو قبول نہیں۔ اس لئے ہم ایٹمی اسلحہ کا نیا معاہدہ امریکہ سے کریں گے نہ چین سے۔ ترجمان نے یہ بھی کہا کہ جنوب مشرقی ایشیا کو ایٹمی ہتھیاروں سے پاک بنانے کا وقت نہیں آیا۔

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 28 جولائی-گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 25 زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ
☆ سوموار 30- جولائی غروب آفتاب: 7-09
☆ منگل 31- جولائی طلوع فجر: 3-48
☆ منگل 31- جولائی طلوع آفتاب: 5.20

مہنگائی کا احساس ہے لیکن ملک کو خطرے میں نہیں ڈال سکتے- وفاقی وزیر خزانہ شوکت عزیز نے کہا ہے کہ پاکستان کے مستقبل کے بارے میں ہم پر اعتماد ہیں گزشتہ دس سالوں میں ملک کو بہت برے طریقے سے چلایا گیا' 12- اکتوبر سے قبل ملک ڈیفالٹ ہونے کے قریب تھا تاہم موجودہ حکومت نے ملک کو اقتصادی طور پر مضبوط بنانے کے لئے مستقل علاج شروع کیا- جس کے بہتر نتائج آنا شروع ہو گئے ہیں- کے پی آئی نیوز ایجنسی کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا مہنگائی کا احساس ہے مگر عوام کو سبسڈی دے کر ملک کو خطرے میں نہیں ڈال سکتے-

53 ملازم نکالنے کا فیصلہ درست ہے- سپریم کورٹ کے چیف جسٹس ارشاد حسن خان' مسٹر جسٹس چودھری محمد عارف اور مسٹر جسٹس قاضی فاروق پر مشتمل فل بنچ نے پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ میں سیاسی بنیادوں پر کی گئی تقرریوں کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے لاہور ہائی کورٹ کا وہ فیصلہ ختم کر دیا ہے جس کے تحت گریڈ ایک سے پندرہ تک کے ملازمین کی بحالی کے اقدامات کالعدم قرار دیے گئے تھے-

ضلعی حکومتیں اور وسیع اختیار- گورنر پنجاب نے کہا ہے حکومت کے خوشحال پاکستان پروگرام کی بدولت جہاں صوبے کے پسماندہ علاقوں میں سڑکوں' سیوریج' فراہمی آب اور دوسری ترقیاتی سکیموں کی تکمیل سے عام آدمی کا معیار زندگی بلند ہوا- انہوں نے کہا ضلعی حکومتوں میں عوام پہلی مرتبہ بارو سیع اختیارات کے مالک بنیں گے- وہ سرگودھا میں ضلعی حکومت کے حوالے سے بریفنگ کے دوران افسروں سے خطاب اور بعد میں صحافیوں سے گفتگو کر رہے تھے-

آئی ایم ایف کا وفد 15- اگست کو آئے گا-
پاکستان کو تقریباً اڑھائی ارب ڈالر کے نئے قرضہ کی فراہمی کے سلسلہ میں ابتدائی بات چیت کے لئے آئی ایم ایف کا ایک اعلیٰ سطحی وفد 15- اگست کو اسلام آباد پہنچ رہا ہے جو اپنے قیام کے دوران وزیر خزانہ' گورنر سٹیٹ بینک اور دیگر حکام سے پاکستان میں غربت کے خاتمہ کے پروگرام کے لئے نئے قرضہ کی فراہمی کے معاملات طے کرے گا- قرضہ کی حتمی منظوری آئی ایم ایف کے ایگزیکٹو بورڈ کے اجلاس میں دی جائے گی- حتمی تاریخ کا تعین بعد میں ہوگا-

بیورو کریسی کو سیاسی رنگ نہ دینے کی ہدایت- صدر جنرل مشرف نے حکام کو ہدایت کی ہے کہ مجوزہ ضلعی حکومتوں کے نظام میں بیورو کریسی کو سیاسی رنگ نہ دیا جائے- سول سروس کے معاملات پر ایک اعلیٰ سطحی اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے صدر مملکت نے کہا کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریسی نظام کو ختم کرنے کا فیصلہ بہترین قومی مفاد میں کیا گیا ہے تاکہ منتخب عوامی نمائندوں کے ذریعے حکمرانی کو بہتر بنایا جائے- انہوں نے کہا کہ ڈی ایم جی افسروں کے مستقبل کا فیصلہ اگست کے آخر تک کر دیا جائے گا- انہوں نے کہا کہ حکومت این آر بی کے ذریعے سول بیورو کریسی کے مختلف کیڈرز اور گروپس کو منطقی ترتیب میں لانا چاہتی ہے اس کے علاوہ انہوں نے نئے ضلعی حکومتی نظام میں بیورو کریسی کو سیاسی رنگ نہ دینے کی ہدایت بھی کی-

سرمایہ کاروں کو ڈرایا نہیں جا سکتا- وزیر داخلہ معین الدین حیدر نے کہا ہے کہ کراچی میں ایک اعلیٰ بزنس ایگزیکٹو کے قتل سے وہاں سرمایہ کاروں کو ڈرا کر آنے سے نہیں روکا جا سکتا- اسلام آباد سے ٹیلی فون پر رائٹرز سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حکومت شوکت مرزا کے قتل کے بارے میں مختلف امکانات کا جائزہ لے رہی ہے لیکن قتل کے پیچھے عناصر کے بارے میں حتمی نتیجے پر نہیں پہنچ سکی-

سیلاب زدگان کو آسان قرضے اور دیگر سہولیات دینے کا فیصلہ- کیبنٹ ڈویژن کے ایڈیشنل سیکرٹری اور وفاقی حکومت کے قدرتی آفات میں امداد مہیا کرنے والے سیل کے چیئرمین سلیم احمد صدیقی نے کہا ہے کہ وفاقی حکومت نے راولپنڈی اسلام آباد پنجاب اور سرحد میں حالیہ سیلاب سے متاثرین کو آسان شرائط پر قرضے اور یوٹیلٹی بلوں میں سہولت دینے کا فیصلہ کیا ہے-

ماضی سے کٹ کر مستقبل کو مخدوش بنایا جا رہا ہے- سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ صدر جنرل مشرف معیشت کو بحال کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تاہم وہ اس میں ناکام ہو رہے ہیں- بی بی سی ورلڈ سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ صرف ورلڈ بنک وضاحت کر سکتا ہے کہ وہ پاکستان کی معیشت کے بارے میں مثبت کیوں سوچتا ہے جبکہ یہاں سرمایہ کاری میں شرح سب سے کم ہے- انہوں نے کہا کہ جوہری صلاحیت کے حامل پاکستان اور بھارت میں کشیدگی کم ہونی چاہئے- انہوں نے مزید کہا کہ جوہری صلاحیت کے حامل پاکستان اور بھارت میں کشیدگی کم ہونی چاہئے- انہوں نے مزید کہا کہ جنرل مشرف ماضی سے کٹ کر مستقبل کو مخدوش بنا رہے ہیں-

ناظمین کے الیکشن منصفانہ ہوں گے- گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ 2- اگست کو ہونے والے ناظمین کے الیکشن انتہائی شفاف اور منصفانہ ہوں گے حکومت اس سلسلہ میں مکمل طور پر غیر جانبدار ہے نہ تو کوئی امیدوار حکومت کا نمائندہ ہے اور نہ ہی حکومت کسی کی خفیہ یا ظاہری حمایت کر رہی ہے- عوام با کردار اور کرپشن سے پاک امیدوار منتخب کریں-

جنرل مشرف کے بیان سے مذاکرات متاثر ہو سکتے ہیں- بھارتی وزیر اعظم واجپائی نے کہا ہے کہ جنرل مشرف کے اس مبینہ بیان سے کہ آگرہ مذاکرات کے دوران بھارتی حکومت میں اختلافات تھے' مستقبل کے پاک بھارت متاثر ہو سکتے ہیں- آگرہ میں بھارتی وفد متحد تھا اور کوئی رکن دہشت گردوں کو حریت پسند کہنے یا سرحد پار دہشت گردی نظر انداز کرنے پر راضی نہیں تھا-

واجپائی کو جنرل مشرف کا دعوت نامہ مل گیا-
صدر مشرف نے بھارت کے وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی کو پاکستان کے دورے کا باقاعدہ دعوت نامہ بھیج دیا ہے پی ٹی وی کے مطابق یہ دعوت نامہ پاکستان کے ہائی کمشنر نے نئی دہلی میں وزیر اعظم واجپائی کو پہنچایا-

قوم کو استحصالی نظام سے آزادی مل جائے گی- گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ 2- اگست کو ہونے والے ناظمین کے الیکشن کے موقع پر کہا ہے کہ حکومت نے بلدیاتی الیکشن کروانے کا اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے انہوں نے مزید کہا اختیارات کی منتقلی کے ذریعے یوم آزادی پر قوم کو صدیوں پرانے استحصالی نظام سے آزادی مل جائے گی-

وزیر داخلہ کی جی ایچ کیو طلبی- صدر جنرل مشرف نے کراچی میں پاکستان سٹیٹ آئل کے ایم ڈی شوکت مرزا کے قتل کے واقعہ کی رپورٹ طلب کر لی ہے- اور فوری کارروائی کا حکم دیا ہے- ریڈیو تہران کے مطابق صدر جنرل مشرف نے ہدایت جاری کی ہے کہ صوبہ سندھ میں امن و امان کو فوری طور پر بحال کیا جائے- اور قاتلوں کی گرفتاری عمل میں لائی جائے- صدر مملکت نے پی ایس او کے ایم ڈی کی المناک وفات پر رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے وزیر داخلہ معین الدین حیدر کو جی ایچ کیو میں طلب کیا اور ان سے واقعہ کی معلومات حاصل کیں-

رشوت ریاستی بنیادیں کمزور کرتی ہے- لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس خلیل الرحمٰن رمدے نے قرار دیا ہے کہ رشوت خور کسی رحم کے مستحق نہیں رشوت خوری ایک جرم ہے جس سے کسی بھی ریاست کی بنیادیں کمزور پڑ جاتی ہیں- جسٹس رمدے نے حدود کیس میں ملزم سے رشوت لینے والے کی درخواست ضمانت مسترد کرتے ہوئے ان خیالات کا اظہار کیا-

ایک ضروری میٹنگ

مورخہ 5- اگست 2001ء کو صبح دس بجے وکالت وقف نو میں ایسے معذور بچوں اور ان کے والدین کی ایک میٹنگ رکھی ہے جو بصارت یا شنوائی سے محروم ہوں- یا ذہنی طور پر پسماندہ ہوں-

اس بارہ میں گذارش ہے کہ والدین اپنے بچے اس روز وکالت وقف نو میں لے کر آئیں-

(وکالت وقف نو)

موسم برسات کی آمد آمد ہے گرمی دانوں اور پھنسی پھوڑوں سے بچنے کے لئے **صندل** کی گولیاں **شادابی** استعمال کریں- خون صاف کرتی ہے چہرہ کی رنگت کو نکھارتی ہے- قیمت -/20 روپے
تیار کردہ **ناصر دواخانہ** رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون نمبر 212434 فیکس 213966

سلک ویز ٹریول اینڈ ٹورز
بیرون ملک ہوائی سفر کے ارزاں ٹکٹ اور سفری انتظامات کے علاوہ پاکستان کے خوبصورت مقامات مثلاً مری' کاغان' سوات اور شمالی علاقہ جات کی سیاحت کے لئے آپ کی اپنی ٹریول ایجنسی آج بھی آپ کے لئے ہماری خدمات ہمہ وقت حاضر ہیں
گوندل پلازہ بلیو ایریا اسلام آباد
فون 2270987 فیکس 2277738

نور کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی اور صحت کے لئے
اب نیلے رنگ کی خوبصورت ڈبی میں
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ فون 211538

آسامیاں خالی ہیں
1- سیلز مین 10 آدمی عمر 25 تا 35 سال ہو
2 - اکاؤنٹنٹ 2 آدمی عمر 25 تا 35 سال ہو
3- سپروائزر کسی صنعتی ادارے کا تجربہ کار ہو عمر 25 تا 35 سال ہو
4 - ڈرائیور تعلیم میٹرک عمر 25 تا 35 سال ہو-
انٹرویو کے لئے اتوار کے علاوہ کسی بھی دن ایک بجے کے بعد تشریف لائیں-
پتہ: **میاں بھائی** (پٹہ کمانی فیکٹری) گلی نمبر 5 نزد الفرخ مارکیٹ کوٹ شہاب دین جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور فون 16-7932514 فیکس 7932517

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61